بیٹا ہو تو ایسا!

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپس میں محبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔ (مسندابی یعلی، ج۳،ص۹۵،حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غفور

بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول:(۱) بِغیر اَچّھی نیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم : **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ

www.dawateislami.net

لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب اور بَرگُزِیدہ نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو خُصوصی اِنْعام واِکْرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں تَوفیقِ اِلٰہی سے ثابِت قَدَم رہے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ایک مَشْہُور ومَعْرُوف واقعہ اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پُھول بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں رات ایک طرح کا خواب:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ذُوالْحِجَّۃ کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا، جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حُکم دیتا ہے۔“ آپ صُبْح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ (8) ذُوالْحِجَّۃ کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُبْح یقین کرلیا کہ یہ حُکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اِسی لئے 9 ذُوالْحِجَّۃ کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُبْح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا، جس کی وجہ سے 10 ذُوالْحِجَّۃ کو یَوْمُ النَّحْر یعنی ”ذَبْح کا دن“ کہا جاتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۹/۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حکمِ خُداوندی کی تکمیل کا انوکھا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مَقام و مَرتبہ جمیع مخلوق میں اَرفع و اعلیٰ ہے ، لہٰذا ان پر آنے والے اِمتحانات بھی اسی قدر شدید ہوتے ہیں، مگر قُربان جایئے، ان مُقدّس ہستیوں کے صَبر واِستِقلال پر کہ وہ اس راہ میں آنے والے مَصائب وآلام کو خَندہ پیشانی سے برداشت کر کے نہ صِرف بارگاہِ اِلٰہی میں سُرخرو ہو کر بُلند دَرجات حاصل کرتے ہیں بلکہ مُستقبِل میں آنے والے اِمتحانات کے لئے اپنے آپ کو اور گھر والوں کو بھی ہمہ وَقت تیّار رکھتے ہیں، ان کی یہی عظیم قُربانیاں رہتی دُنیا تک کے لوگوں کیلئے مَشْعَلِ راہ بن جاتی ہیں۔ چونکہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وَحْی ہوتے ہیں۔ (مستدرک، تفسیر سورۃ الصافات، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۶۶۵) لہٰذا حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سمجھ گئے کہ میرا رَبّ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حکم اِرْشاد فرما رہا ہے۔ فوراً اپنے لَختِ جگر کو فرمانِ خُداوَندی پر قُربان کرنے کے لئے تیّار ہوگئے اور آپ نے یہ سارا ماجرا اپنے نَوخیز (کم عُمر) بیٹے حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بتادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اس لئے مشورہ نہیں مانگا تھا کہ اگر ان کی مرضی نہ ہو تو ان کی رائے پر عمل کریں بلکہ اس سے حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کا اِمتحان مَقصُود تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی آزمائش پر ان کے کیا جذبات ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اِطاعت اور اس کی طرف سے ملنے والی مَشقّت پر ان کے صَبر اور ثابت قَدمی کا علم ہو جائے اور وہ حکمِ خُداوَندی کی بجاآوری پر ملنے والے ثواب کو پانے میں بھی کامیاب ہو سکیں۔ (تفسیر خازن ۴/ ۲۲، ملخصاً) حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جب یہ خواب بیان فرمایا تو اس پیکرِ تسلیم و رِضا نے جو جواب دیا اسے قرآنِ پاک میں پارہ 23 سُورۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان لَفظوں سے بیان کیا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تَفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ مُحْتَرم سے عرض کی: ابُو جان! ذَبْح کرنے سے پہلے مجھے رَسّیوں سے مَضْبُوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہِل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے خُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچاکر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری امّی جان غمگین نہ ہوں۔ چُھری خُوب تیز کرلیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبْح کرنے کے لئے پیشانی کے بَل لِٹایئے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری امّی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سَلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مُناسِب سمجھیں تو میری قمیص انہیں دے دیجئے، اس سے ان کو تَسلّی ہوگی اور صَبْر آجائے گا۔ حضرتِ اِبْراہِیْم عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عُمدہ مَدَدْگار ثابت ہو رہے ہو! پھر جس طرح حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا، ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، ان کے چہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلا دی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گَلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۴/۲۲)

جنّتی مینڈھا اور مُبارَک کلمات کا مجموعہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہِیْم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبْح کرنے کے لئے زمین پر لِٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بَطورِ فِدْیہ جنّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، جب حضرت

اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقت گُزر چکا ہے اور بیٹے کی جگہ فِدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرْ، جب حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: اَللہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد، اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارک اَلفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنَّت قیامت تک کیلئے جاری وساری ہو گئی۔ (بنایہ شرح ہدایہ ج۳ص:۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لئے بھی مدنی پھول موجود ہیں جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ جب حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خواب بتایا تو آپ بجائے غمگین اور خوفزدہ ہونے کے فَرحَت و مُسرَّت سے گویا جُھومنے لگے کہ میری خُوش قسمتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قُربانی کو طَلَب فرمایا ہے اور بَخُوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربان ہونے کے لئے تیّار ہو گئے، اس کے بَرعکس اگر کسی پر ذَرا سی آزمائش آجائے یا کوئی تکلیف پہنچے تو وہ شِکوہ شکایات بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے صَبری کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے بَسا اَوقات کُفریات تک بک جاتا ہے اور رَبّ تَعَالٰی کی ناراضی مَول لیتا ہے، ایسے موقع پر خُوب صَبر کا مُظاہَرہ کرنا چاہیے کہ یہ آزمائش بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رَحمت ہے، چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم سے مَحَبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کر دیتا ہے، تو جو اس کی قضا پر راضی ہو اس کے لئے رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔" (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۱، ج۴، ص ۳۷۴) اس واقعے سے تربیتِ اَولاد کا بھی دَرس ملتا ہے کہ ہمارے بچے اگرچہ ہمارے دل کا چین اور آنکھوں کا نُور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اُمّتی اور اِسلامی مُعاشرے کے اَہم فَرد بھی ہیں۔ اگر ہماری تربِیت انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

www.dawateislami.net

عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت اور سُنّتوں سے مَحبّت اور گُناہوں سے نَفْرت نہیں دِلا سکی تو انہیں اپنا فرمانبردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ یہ اِسلام ہی ہے جو ایک مُسلمان کو اپنے والدین کا مُطِیع و فرمانبردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں اَوْلاد کی ظاہری زَیب وزِینت، اچھی غذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخْلاقی ورُوحانی تَربِیَت کیلئے بھی ہر دم کمربستہ رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہرِ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ کی آبادکاری:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہِیْم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب آپ (حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل) کی والدہ حضرتِ ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہر مکہ میں لائے اور انہیں وہاں چھوڑ دیا، اس دوران ایک طویل عرصہ وہاں گُزر گیا اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں ہی قبیلہ جُرہم نے پڑاؤ ڈالا اور وہ بھی وہاں رہنے لگے۔ (اسی عرصے میں حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام بھی جوان ہو چکے تھے) حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی ایک عورت سے شادی کر لی اور ان کی والدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اس عرصے میں وِصال ہو گیا۔ ایک مُدّت گُزرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا اِبْراہِیْم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر تشریف لائے اور ان کی زوجہ سے پوچھا: آپ کے صاحب (شوہر) کہاں ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی: وہ شکار کیلئے تشریف لے گئے ہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ تشریف رکھیں، وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہِیْم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے عرض کی جی ہاں! اس کے ساتھ ہی دُودھ اور گوشت حاضرِ خِدمت کیا۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہِیْم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ان کی گُزر بسر کے بارے میں پُوچھا، تو حضرتِ

www.dawateislami.net

سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی زَوجہ نے عرض کی: ہم بخیر ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خُوش حال بھی ہیں۔ تو حضرت سَیِّدُنا اِبْرَاہِیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان دونوں کے لیے دُعائے بَرَکت کی پھر حضرت سَیِّدُنا اِبْرَاہِیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے کہا کہ جب تُمہارے صاحب (شوہر) آئیں تو انہیں میرا سَلام دینا، اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو اُنہوں نے اپنے والدِ مُحترم کی خُوشبو محسوس کی تو اپنی زوجہ سے پُوچھا: کیا آج یہاں کوئی آیا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں ایک خُوبصُورت چہرے والے اور اچھی خُوشبو والے بُزرگ تشریف لائے تھے، اس کے بعد اُنہوں نے تمام ماجرا سُنایا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے ان کا سرِ اقدس دھویا تھا اور یہ ان کے قدموں کے نشان ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے تمام واقعہ سُن کر ارشاد فرمایا: وہ میرے والد حضرت اِبْرَاہِیم تھے اور میرے دروازے کی چوکھٹ سے مُراد تم ہو اور اُنہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں روکے رکھوں۔

(روح البیان، ۱/ ۲۲۵ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ دَرْس ملتا ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو ہمیں اپنی حَیثِیَّت کے مُطابِق اس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے اور اپنی غُربت وتَنگدَستی کا اِظْہار کرنے کے بجائے ہر حال میں شُکرِ الٰہی اَدا کرنا چاہیے۔ اور اپنی بہنوں، بیٹیوں اور اپنے بچوں کی اَمّی کی تَربِیت کرتے ہوئے انہیں شوہر کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اس کی شکر گزار بیوی بننے اور ناشکری اور اِحسان فراموشی سے بچنے کا دَرْس دینا چاہیے۔ یقیناً نیک سیرت اور مِثالی بیوی کی ایک خُوبی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی نعمتوں کی شُکر گُزار رہتی ہے اور کبھی اس کے اِحسانات کا اِنکار کرکے ناشکری نہیں کرتی وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر مجھ جیسی صِنفِ نازُک کے لئے ایک مَضْبُوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اَوْلاد کی نعمت ملی ہے۔ مگر بد قسمتی سے ہمارے

www.dawateislami.net

مُعاشَرے میں کئی اسلامی بہنیں ناشُکری کی بَلا میں گرفتار ہیں، ذَرا کسی کا اچھا گھر، قیمتی کپڑے اور بیش قیمت زیورات دیکھیں تو ناشُکری پر اُتر آتی ہیں اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ تعالٰی پر اعتراض کرتے ہوئے کچھ اس قسم کی گُفتگو کرتی ہیں کہ ''خُدا نے ہمیں نامعلوم کس جُرم کی سَزا میں مُفْلِس اور غریب بنا دیا۔ میں تو ہوں ہی بدقسمت کہ نہ میکے میں سُکھ نصیب ہوا نہ سُسرال میں ہی کچھ دیکھا۔ فُلاں کو دیکھو عیش و آرام میں زِنْدگی بَسر کر رہی ہے اور میں یہاں فاقوں سے مر رہی ہوں، وغیرہ وغیرہ۔'' اسی طرح بعض کی یہ عادت ہوتی ہے کہ انہیں اچھا اور عُمدہ کھلاتے پِلاتے رہیں نیز اپنی حَیْثِیَّت اور طاقت کے مُطابِق کپڑے، زیورات اور دیگر ساز و سامان دیتے رہتے ہیں لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے کوئی خواہش پُوری نہ کر سکیں تو وہ شوہر کے زِندگی بھر کے اِحسانات کو بُھلا کر اس کی ناشُکری کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ''ہائے مجھے اس گھر میں کبھی سُکھ نصیب نہیں ہوا۔ تم نے میری کبھی کوئی خواہش پُوری کی ہی نہیں۔ میری تو قسمت ہی پُھوٹی ہے جو تم جیسے شخص سے بِیاہی گئی وغیرہ وغیرہ (جنّتی زیور، ص۱۲۵، ملخصًا) یاد رہے کہ ناشکری کے یہ اَلفاظ نہ صرف عورت کی دُنیاوی زِندگی کو اُجاڑ دیتے ہیں بلکہ اس کی آخرت بھی برباد کر سکتے ہیں۔ چنانچہ،

دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے جہنّم میں اَکْثَرِیَّت عورتوں کی دیکھی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: کیونکہ وہ ناشُکری کرتی ہیں۔ پُوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشُکری کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر اور اس کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں، چنانچہ تم کسی عورت کے ساتھ عُمر بھر اچھا سُلُوک کرو لیکن کبھی تم میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے گی تو کہے گی: میں نے تم سے کبھی بَھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر... الخ، ۳/۴۶۳، حدیث: ۵۱۹۷)

اور جو اسلامی بہنیں عقلمندی کا ثُبوت دیتے ہوئے اپنے شوہر کی فرمانبردار اور شُکر گُزار بیوی بننے کا کردار نِبھاتی ہیں، ان کے لئے جَنَّت کی بشارت ہے، چُنانچہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

www.dawateislami.net

ہے: جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے، رَمضان کے روزے رکھے، اپنی عِزّت وناموس کی حِفَاظَت کرے اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنّت کے جس دروازے سے چاہو جنّت میں داخل ہو جاؤ۔(مسند امام احمد، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۱/ ۴۰۶، حدیث: ۱۶۶۱)

یادرکھئے! شوہر کی ناشکری سے عورت کو اس لئے بھی بچنا چاہئے کہ مُسلسل اس قسم کی باتیں شوہر کے دل میں نَفْرت وعَداوت کا طُوفان برپا کر دیتی ہیں اور اگر خُدا نَخواستہ اس کی زَد میں آکر تعلّقات کی کَشتی ڈُوب گئی تو عُمر بھر پچھتانے کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بہر حال کامیاب بیوی وہی ہے جو کبھی بھی ناشُکری کے اَلفاظ زبان پر نہ لائے اور ہمیشہ شوہر کی شُکر گُزار بن کر اس کا دل خُوش کرتی رہے۔ میاں بیوی کے دَرمیان باہمی مَحبَّت واُلفت کا یہ خُوبصُورت رِشتہ خُوش اُسْلُوبی سے اسی وَقْت چل سکتا ہے جب وہ دونوں ایک دوسرے کے حُقُوق اچھی طرح سے اَدا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کی صفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا اور قرآنِ کریم میں کئی مَقامات پر آپ کا ذِکْر ہوا، آپ مِعْمارِ کعبہ (کعبۂ مُعَظَّمہ تعمیر کرنے والے) اور بانیِ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ ہیں۔ حضرتِ اِبْراہِیْم عَلَیْہِ السَّلَام جَدُّ الْعَرب (اَہلِ عرب کے دادا) اور آپ اَبُو الْعَرب (اَہلِ عرب کے والد) ہیں۔ آبِ زَمْزَم آپ کا مُعْجِزۂ اِرْہاصی (اِعْلانِ نبُوّت سے پہلے صادِر ہونے والا مُعْجِزہ) ہے جو تا قیامت باقی ہے قیامت تک دو (2) ہی مُعْجِزے باقی رہنے والے ہیں، ایک آبِ زَمْزَم کا چشمہ جو اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی سے نکلا اور دوسرا دینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی قرانِ کریم، حدیثِ پاک اور ان کے قَوانین وعبادات (تفسیر نعیمی، ۱۶/ ۲۸۵)

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی یادگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آبِ زَمْزَم شریف جو قیامت تک باقی رہنے والا مُعْجِزہ ہے، اسے حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نِسْبَت کی وجہ سے دُنیا کے تمام پانیوں پر کئی اِعتبار سے اَفْضَلِیَّت و فَوقیت حاصل ہے۔ کئی سال گُزر جانے کے باوُجود یہ پانی مخلوقِ خُدا کو فیضیاب کر رہا ہے اور ظاہری وباطنی اَمراض سے شِفا کی دولت بھی تقسیم کر رہا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زَمْزَم شریف کا ایک مُعْجِزہ یہ بھی ہے کہ ہر وَقْت مزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وَقْت کچھ کھاراپَن، کسی وَقْت نہایت شِیْریں اور رات کے دو(2) بجے اگر پیا جائے تو تازہ دَوہا ہوا گائے کا خالِص دُودھ معلوم ہوتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) زَمْزَم شریف جس کے پاس کافی مِقْدار سے ہو اُسے نہ کسی غِذا کی ضرورت، نہ دَوا کی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۳۵) حدیث شریف میں ہے: زَمْزَم کھانے کی جگہ کھانا اور دَوا کی جگہ دَوا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل زمزم، ۳۵۸/۴، حدیث:۲) آیئے! اب میں آپ کو آبِ زم زم کے فضائل پر تین(3) فَرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. آبِ زَمْزَم دُنیا وآخرت کے جس مَقْصَد کے لئے بھی پیا جائے کافی ہے۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب المناسک، باب الشرف من زمزم، ج۳، ص۴۹۰، حدیث:۳۰۶۲، بدون "من امر الدنیا والآخرۃ")
2. آبِ زمزم پیٹ بھر کر پینا نِفاق سے چُھٹکارا دیتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب التاء، حدیث:۲۲۵۵، ۳۰۹/۱)
3. آبِ زمزم سَطْحِ زمین پر مَوْجُود ہر پانی سے بہتر ہے۔ معجم الکبیر، حدیث:۱۱۱۶۷، ۸۰/۱۱)

آبِ زَمْزَم شَعَائِرُ الله ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اس مُقدَّس پانی کو کس قدر شان و شوکت اور برکتوں سے نوازا ہے کہ جہاں یہ مُسلمانوں کے دِلوں میں تاقیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل ذَبِیْحُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یاد اوران کی مَحبَّت تازہ کرتا

www.dawateislami.net

رہے گا، وہیں یہ بابَرَکت پانی بیماروں، پریشان حالوں، دُکھیاروں اور غم کے ماروں کے جِسْمانی اور رُوحانی امراض میں باعثِ شِفا ہوگا۔ واقعی جس چیز کو اللہ والوں کے وُجُودِ مَسْعُود (مُبارَک جسم) سے نِسْبت حاصل ہوجائے اس کے شَرَف و عَظَمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں بلکہ وہ شَعائِرُ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں) بن جاتی ہے، چنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صَفا اور مَروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت ہاجرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) پانی کی تلاش میں سات (7) بار چڑھیں اور اُتریں۔ اس اللہ والی کے قدم پڑجانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ شَعَائِرُ اللہ بن گئے اور تا قیامت حاجیوں پر اس پاک بی بی کی نقل اُتارنے میں ان پر چڑھنا اور اُترنا سات (7) بار لازم ہوگیا۔ بُزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز شَعائِرُ اللہ بن جاتی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) طُورِ سینا پہاڑ اور مکۂ مُعَظَّمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طور کو کَلِیْمُ اللہ (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) سے اور مکۂ مُعَظَّمہ کو حَبِیْبُ اللہ (یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے نِسْبَت ہوگئی۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں شَعائِرُ اللہ ہیں جیسے قرآن شریف، خانہ کعبہ، صَفا مَروہ پہاڑ، مکۂ مُعَظَّمہ، بیتُ الْمَقدس، طُورِ سینا، مَقابرِ اَوْلیاءُ اللہ وانبیاءِ کرام، (یعنی انبیا واولیائے کرام کے مزارات اور) آبِ زَمْزم وغیرہ۔ (علم القرآن، ص۴۸-۵۰ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسمِ گرامی کئی مقامات پر آیا ہے اور ہر جگہ آپ کی شان وعظمت کا ذکر مَوْجُود ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صِفات ان لفظوں میں بیان فرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 16 سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر 54، 55 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ؗ اِنَّهٗ كَانَ	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو

www.dawateislami.net

صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۴﴾ وَ كَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ (پ ۱۶، مریم، الآیۃ: ۵۴-۵۵)	بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے رَبّ کو پسند تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ میں حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چار(4) صفاتِ عالیہ بیان ہوئی ہیں(۱) آپ صادِقُ الْوَعْد یعنی وعدے کے سچے (۲)غیب کی خبریں دینے والے(۳)اَہل وعیال کو نماز وزکوٰۃ کا حکم دینے والے(۴)اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے

وعدے کے سچے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذِہْن نشین فرمالیجئے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہیں، لیکن حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام اس وَصْف میں خاص شُہرت رکھتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بچپن میں اپنے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا اِبْراہِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کیا ہوا وَعْدہ وَقْتِ ذَبْح صَبْر ورِضا کے ساتھ بخُوبی وَفا(پورا) فرمایا۔

(تفسیر خازن، ۴/ ۲۲)

ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک شخص سے ایک جگہ ملنے کا وَعْدہ کیا اور آپ اس مَقام پر پہنچ بھی گئے، لیکن جس شخص نے آنا تھا وہ بھول گیا حتّٰی کہ شام ہوگئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسی جگہ ساری رات گزار دی۔ صُبْح جب وہ شخص آیا تو آپ کو مَوْجُود پایا تو حیرت زَدہ رہ گیا اور عرض کی: آپ یہاں سے گئے نہیں؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: نہیں، تمہارے آنے سے پہلے میں کیسے چلا جاتا۔(تفسیر طبری، ۴/ ۳۵۱)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیسی عُمدہ صِفَت کے مالک تھے کہ آپ نبی ہو کر بھی اپنے ایک اُمَّتی سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے ساری رات اس مقام پر ٹھہرے رہے۔ لہٰذا اگر کوئی شَرعی مجبوری نہ ہو تو ہمیں بھی اس پیاری عادت کو اَپناتے ہوئے کسی سے کیا ہوا وعدہ ضرور نبھانا چاہیے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس کہ آج ہمارے مُعاشرے میں وَعْدہ خِلافی عام ہوتی جارہی ہے اور اس کو مَعیُوب بھی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ وَعْدہ خِلافی اور عہد شِکنی حرام اور گُناہِ کبیرہ ہے، کیوں کہ وعدہ پُورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب ولازِم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم میں پارہ 6 سُوْرَۃُ المائدہ کی آیت نمبر 1 میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۬ (پ6، المائدۃ:1)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو۔

اسی طرح پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 34 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾		تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔

حضرت عَبْدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لَعْنَت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج۲، ص ۳۷۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ لوگ اس وَقْت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (سُنَنِ ابوداود، ج۴، ص۱۶۶، حدیث ۴۳۴۷)

وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے وعدہ خِلافی کرنے والے کے مُتَعَلِّق کس قدر سخت وعیدیں ہیں کہ وعدہ خِلافی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فِرشتوں اور تمام اِنسانوں کی لعنت ہوتی ہے، نہ تو اس کا کوئی فَرض قَبول ہوتا ہے اور نہ ہی نفل۔

حُضُور پُرنُور، سیِّدُ العٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وَعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اسے پُورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خِلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اُسے پُورا کرنے کی نہ ہو۔" (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی، ص ۳۱۵، رقم ۱۱۶۸) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت پُورا کرنے کی ہو پھر پُورا نہ کرسکے، وعدہ پرنہ آسکے تو اُس پر گُناہ نہیں۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)

حسد، وعدہ خِلافی، جُھوٹ، چُغلی، غیبت وگالی
مجھے ان سب گُناہوں سے ہو نفرت یارَسُوْلَ اللہ
مرے اَخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنَّت یارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ صِفات جو قرآنِ پاک میں بیان ہوئیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ **وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ** تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا۔ **معلوم ہوا کہ** اپنے اہل وعِیال کو نیک اَعمال کی ترغیب دِلانا نماز کا عادی بنانا، اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی نَماز کی اَہمیّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرف خُود پانچوں نَمازیں پابندی کے ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ یاد رکھئے! اگر ہم

www.dawateislami.net

نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہن بچپن ہی سے نَمازوں کی طَرف مائل ہونے لگیں گے کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہنوں میں راسِخ (پُختہ) ہوتی ہے۔ بچوں کو نماز کا عادی بنانے کیلئے وقتاً فوقتاً نماز کے فَضائل بھی سناتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے بچے چھوٹی سی عُمر میں ہی پکے نمازی بن جائیں گے۔ فی زمانہ اَوْلاد کی اچھی تَربِیَت کرنا اور انہیں بچپن ہی سے نماز روزے اور جُملہ عبادتوں کا عادی بنانا بہت ضروری ہے۔ اولاد کی سُنّتوں کے مُطابِق صحیح تَرْبِیَت کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب "تَربِیَتِ اولاد" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی تعلیمات کے مُطابِق اَوْلاد کی بہترین تربیت کرنے میں یہ کتاب مُعاوِن ثابت ہو گی۔ یاد رکھئے! اپنی اَوْلاد کو کسی بھی نیک کام کی ترغیب دینے سے قبل خُود اس کام کے کرنے کی عادت بنانی ہو گی! ورنہ ہماری کہی ہوئی بات اَثر اَنداز نہ ہو گی اور مطلوبہ نتائج کا حُصُول بھی دُشوار ہو گا۔ اس لیے اپنی اَوْلاد کو نماز وغیرہ کی ترغیب دینے سے قبل خُود نماز پڑھنے کی پُختَہ عادت بنانی ہو گی۔ قُرآن وحَدِیث میں نَماز پڑھنے والوں کے لئے بہت سی بِشارتیں اور نَماز کی بے شُمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، آیئے علمِ دین حاصل کرنے اور نَماز کی پابندی کا ذِہن بنانے کے لئے فرمانِ خُداوندی سُنتے ہیں: پارہ 6 سُورَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضَرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور میرے رَسُولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تَعظِیم کرو اور اللہ کو قَرضِ حَسَن دو تو بے شک میں تُمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن

www.dawateislami.net

﴿ الْاَنْهٰرُ ﴾ (پ6، المائدہ: 12) کے نیچے نہریں رواں۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! نمازیوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنْعامات ہیں کہ انہیں جَنَّت و مَغْفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں اور اَجرِ عَظِیم کی نویدیں(خوشخبریاں) بھی سُنائی جارہی ہیں۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نَماز کی بہُت زِیادہ اَہَمِیَّت اور رَغبَت دِلائی گئی ہے، آیئے ترغیب کیلئے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنْتے ہیں۔

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ(5) نَمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طَریقہ سے وُضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج ۱، ص ۱۸۶)
2. اگر تمہارے کسی کے صِحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ(5) بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کی: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نَماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔(سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۵، حدیث ۱۳۹۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نَماز پڑھنے والے کس قَدر خُوش نصیب ہیں کہ اُن پر رحمتِ الٰہی کی ایسی بارش ہوتی ہے جو اُن کے گُناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نَماز کی بَرَکت سے سابِقہ گُناہ تو مُعاف ہو ہی جاتے ہیں، آئندہ بھی انسان گُناہوں اور بے حَیائی کے کاموں سے کَنارہ کَشی اِخْتیار کرنے لگتا ہے۔ نماز کی عادت باقی رکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت

www.dawateislami.net

کیجئے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں حصّہ لیجئے نیز اپنی مَساجد، محلّوں اور گھروں میں درْسِ فَیضانِ سُنّت کو جاری کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی نمازوں کی عادت بنی رہے گی اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا عظیم ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام عنقریب ہمارے درمیان جلْوہ گر ہونے والا ہے اور یہ بہت بابرکت اور رحمتوں والا مہینہ ہے، لہٰذا جتنا زِیادہ ہوسکے اس مہینے میں عبادت و رِیاضت کا اِہتمام کیا جائے اور ہو سکے تو اس ماہ نفلی روزے بھی رکھنے کی سعادت حاصل کی جائے کہ نفلی روزوں کے بے شُمار فضائل وبرکات ہیں نیز احادیثِ مُبارَکہ میں ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام کے پہلے عَشَرہ (یعنی اِبتِدائی دس (10) دن) کے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں:

شبِ قَدر کے برابر فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرہ ذُوالْحِجّہ سے زِیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک (1) سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدر کے برابر ہے۔"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

عَرَفہ کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قلْب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُوالحِجّۃِ الْحرام) کا روزہ ایک (1) سال قَبْل اور ایک (1) سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (صحیح مُسلم ص ۵۸۹، حدیث: ۱۹۶)

www.dawateislami.net

ایک روزہ ہزار(1000)روزوں کے برابر

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے ، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃِ الحرام) کا روزہ ہزار(1000) روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃِ الحرام) کے دِن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حُضُورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحجۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ ج ۳ ص ۲۹۲ حدیث: ۲۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام میں روزے رکھنے کے کس قدر فضائل وبرکات ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبارَک میں قُربانی ودیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے کی بھی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب ہمیں بے شُمار رحمتیں اور برکتیں حاصِل ہوں گی۔

نماز و روزہ و حَجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرتِ مُبارکہ کے حوالے سے بیان سُنا کہ

- ❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقام ومرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک نہایت بُلند وبالا ہے۔
- ❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو بجالانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش

www.dawateislami.net

کرنے کے لئے بھی ہر دَم تیار رہتے تھے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زِنْدگی بھر اپنی اُمَّت کو نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں اپنے والد صاحب کے بہت عمدہ مددگار ثابت ہوئے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، کعبۃ اللہ شریف کی تعمیر کرنے والے اور بانیٔ مکہ مکرمہ ہیں۔

❖ آبِ زمزم کا عظیم معجزہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے مبارک قدموں سے نسبت رکھتا ہے۔

❖ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی 4 صفاتِ عالیہ بیان ہوئیں یعنی (۱) آپ صادِقُ الْوَعْد یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی خبریں دینے والے (۳) اَہل وعیال کو نماز و زکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر کتنا عمل کرتے ہیں؟ ہم سے تو جان قُربان کرنے کا مُطالَبہ بھی نہیں کیا جارہا، ہم پر ہماری طاقت سے زِیادہ بوجھ بھی نہیں ڈالا جارہا، لیکن پھر بھی ہم سے آسان سے آسان نیک اعمال اَدا نہیں ہو پاتے۔ ذرا غور کیجئے اگر ہم اسی غفلت میں دُنیا سے چلے گئے تو قبر میں ہمارا کیا بنے گا؟ اور حشر میں ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو کیا جواب دیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے صَبْر و شکر کے ساتھ شریعت کے مُطابِق زِندگی گُزارنے، اپنے بچوں کی اسلامی اُصولوں کی روشنی میں تربیت کرنے اور اس ماہ میں نفلی روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُرفِتن دور میں تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی رات دن خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہے اور کم وبیش 97 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی شُعْبہ جات میں سے ایک شُعْبہ مجلس مکتبۃُ المدینہ بھی ہے۔ یادرہے موجودہ دور میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جدید ذرائع ووسائل کا استعمال بڑی اَہمیَّت کا حامل ہے۔ چُنانچہ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اس مُختصر عرصہ میں جو تَرَقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے کیونکہ آڈیو کیسٹوں سے آغاز کرنے والے مکتبۃُ المدینہ کے تحت آج باقاعدہ وی سی ڈی مکتب اور پاکستان کے شہر بابُ المدینہ (کراچی) میں ایک عدد پرنٹنگ پریس (Printing Press) کام کررہا ہے، جو اس شعبہ سے متعلق (Related) ہر قسم کی جدید سہولیات وضروریات سے آراستہ ہے اور اس مختصر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکرات کی ہزاروں کیسٹیں اور VCD'S دُنیا بھر میں پہنچی اور پہنچ رہی ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیر اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنَّت کی کتابیں بھی زیورِ طَبْع سے آراستہ ہوکر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے پُھول کھلارہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

www.dawateislami.net

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کی دعوت پھیلانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب خُوب حصّہ لیجئے! ان میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "مسجد درس" بھی ہے۔ منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضْرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء ج ۶، ص ۵ حدیث ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ اس لیے دیگر مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کے ساتھ ساتھ خُوب خُوب مسجد دَرس دینے کی بھی کوشش کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے۔ آیئے! مَدَنی ماحول کی برکتوں سے مالامال ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی بہار:

مَتھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مَشْغَلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی انفِرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مَرَض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص ۲۴۸)

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بسر تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کرلے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عِمامہ شریف کے مُتَعَلِّق چند اہم مَدَنی پھول:

آیئے! عمامہ شریف کے مُتَعَلِّق چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں۔ ❀...عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھیئے (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸) ❀... عِمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (1/2 2) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۸۶) ❀...رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا

www.dawateislami.net

مکروہ ہے(فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۷ ص۲۹۹)❀...عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے(عالمگیری ج ۵ ص۳۳۰)❀...اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک(1)ایک(1)پیچ کھولنے پر ایک(1)ایک(1) گُناہ مٹایا جائے گا(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۶ ص۲۱۴) عِمامے کے چھ(6) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں:ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتاَثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312صفحات) نیز 120صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول،ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ھفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے !جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[5]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿2﴾ ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نُسخہ

---

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

5 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[8]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[8]... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net